REGD. NO. L.5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۵ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″

جلد ۵۱/۱۶ ۱۱ تبلیغ ۱۳۴۱ ہش ۱۱ فروری ۱۹۶۲ء نمبر ۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۰ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل شام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بے چینی کی شکایت ہو گئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اقتصادی ترقی کے عمل کو اسلام کے معاشرتی عدل کے اصولوں سے ہم آہنگ ہونا چاہئیے

ملک میں صحت مند متوسط طبقے کو ابھرنے کا موقعہ دیا جائے گا۔ وزیر خزانہ کی جانب سے اقتصادی پالیسیوں کی وضاحت

راولپنڈی ۱۰ فروری۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر عبد القادر نے کہا ہے کہ پاکستان میں اقتصادی ترقی کے عمل کو اسلام کے معاشرتی عدل کے اصولوں سے ہم آہنگ ہونا چاہئیے اور اقتصادی ترقی کا فائدہ چند خوش قسمت افراد کی بجائے عوام کے تمام طبقوں کو پہنچنا چاہئیے۔ مسٹر عبد القادر نے اعلان کیا ہے کہ وہ ایسی اقتصادی اور مالی پالیسیاں اختیار کرنے کی کوشش کریں گے جس سے دولت کی تقسیم زیادہ منصفانہ ہو سکے۔

وزیر خزانہ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد پہلی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر عبد القادر نے اپنی اقتصادی پالیسی کی وضاحت کی۔ انہوں نے مشرقی پاکستان کی ترقی کی اہمیت پر خصوصیت کے ساتھ زور دیتے ہوئے کہا کہ اس کی ترقی کی رفتار تیز کر دی جائیگی۔

وزیر خزانہ سے جب یہ دریافت کیا گیا کہ وہ اقتصادی ترقی کو اسلام کے معاشرتی اصولوں سے کس طرح ہم آہنگ کریں گے۔ تو انہوں نے کہا میں فی الحال یہ تو نہیں بتا سکتا کہ یہ مقصد کس طرح حاصل کیا جائے گا۔ مگر اس کے حصول کی بہر صورت کوشش کروں گا۔

مسٹر عبد القادر نے پریس کانفرنس میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ انقلابی حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد پاکستان کی اقتصادی حالت میں نمایاں اور ڈرامائی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ پاکستان جیسے ایک پسماندہ ملک کے اقتصادی مسائل ایسے ہوتے ہیں جنہیں بہت جلد حل کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صدر محمد ایوب خاں کی دانشمندانہ قیادت میں موجودہ حکومت مستحکم اور ترقی پذیر معیشت کا سنگ بنیاد رکھنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔

آپ نے کہا کہ انقلاب سے قبل ملک ❊ اقتصادی تباہی کے دروازے پر پہنچ گیا تھا۔ ضروری اشیاء کی قیمتیں بڑھ رہی تھیں خوراک کی مستقل قلت ہو گئی تھی۔ اور زرمبادلہ کے محفوظ ذخائر گھٹتے گھٹتے اس حد تک آ گئے تھے کہ اتنے کم کبھی نہ ہوئے تھے۔ خسارے کا بجٹ بنانے کی وجہ سے مالیاتی بدنظمی اور کاروباری بدعنوانیوں مثلاً سمگلنگ ذخیرہ اندوزیوں اور چور بازاری کا بازار گرم تھا۔ مگر انقلابی حکومت کی پالیسیوں کی بدولت ملک کی معیشت کا نقشہ ہی بدل گیا ہے موجودہ حکومت نے عہدہ سنبھالنے کے بعد متعدد ہنگامی اقدامات کئے جن میں ذخیرہ اندوزی، سمگلنگ، چور بازاری، ٹیکس کی ادائیگی سے گریز اور زرمبادلہ غیر قانونی طور پر اپنے پاس رکھنے کے خلاف مہم بھی شامل تھی۔ یہ اقدامات بہت مؤثر ثابت ہوئے ان کے نتائج جلد منظر عام پر آ گئے۔ قیمتیں عمومی طور پر گر گئیں۔ غذائی صورت حال بہتر ہو گئی اور زرمبادلہ کے ضیاع کا رجحان رک گیا۔ ❊❊

❊❊ وزیر خزانہ نے کہا کہ ان ہنگامی اقدامات کے بعد فوراً حکومت کی مالی۔ محصولاتی اور اقتصادی پالیسیوں میں دور رس تبدیلیاں شروع ہو گئیں۔ ان تبدیلیوں کا ہر شخص کو علم ہے اور ان کا اعادہ ضروری نہیں ہے۔ مگر ان کے نتائج کا سرسری جائزہ بے محل نہ ہو گا۔ (ا) حکومت افراط زر پیدا کئے بغیر ترقیاتی اخراجات پورے کرنے کی پالیسی میں کامیاب ہوئی ہے۔ (ب) ہم نے زرمبادلہ کے محفوظ ذخائر میں دوبارہ ❊

❊ اضافہ کر لیا ہے۔ اس طرح حکومت ملکی پیداوار بڑھانے اور صارفین کی ضرورتیں پوری کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے (ج) سرمایہ کاری کے لئے سازگار فضا پیدا کر دی گئی ہے۔ اور ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال کر دیا گیا ہے (د) بنیادی جمہوری اداروں کے قیام سے ترقیاتی سرگرمیوں میں عوام کی قریبی شرکت ممکن بنا دی گئی ہے (ہ) نظم و نسق کی دوبارہ (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

نئے دستور کا اعلان ۲۳، ۲۴ فروری کو کر دیا جائیگا

قدرتی وسائل کے وزیر جناب ذوالفقار علی بھٹو کی توقع

سکھر ۱۰ فروری۔ وزیر ایندھن، بجلی۔ قدرتی وسائل مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہاں اخبار نویسوں سے ملاقات میں توقع ظاہر کی کہ ماہ رواں کی ۲۳ یا ۲۴ تاریخ کو نئے دستور کا اعلان کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا میں اس بارے میں کوئی قطعی تاریخ نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ اعلان کا انحصار کام کی تکمیل پر ہے۔ مسٹر بھٹو نے انکشاف کیا کہ ایک آسٹریلوی ماہر حکومت کو دستوری معاملات کے بارے میں مشورے دے رہا ہے۔ جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا دستور کے نفاذ کے بعد مارشل لاء ختم کر دیا جائے گا۔ تو آپ نے جواب دیا "دیکھیں کیا ہوتا ہے"۔

مشرقی پاکستان میں طالب علموں کے مظاہروں کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر بھٹو نے کہا کہ یہ کوئی ایسا سنگین معاملہ نہیں ❊ ہے صرف چند طلباء نے مظاہروں میں حصہ لیا ہے — ایک اور سوال کے جواب میں مسٹر بھٹو نے کہا کہ پاکستان میں تھور و سیم کے مسئلہ کے بارے میں امریکی ماہرین کی رپورٹ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

ڈھاکہ میں امن بحال ہو گیا

ڈھاکہ ۱۰ فروری۔ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ ڈھاکہ میں کل امن و سکون رہا۔ اور سوائے اس کے کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش نہیں آیا کہ کوئی ۶۰ کے قریب طلباء ڈھاکہ ہال کے احاطہ میں جمع ہوئے اور قابل اعتراض نعرے لگائے۔ پریس نوٹ میں مزید بتایا گیا۔ کہ کل ۱۰ بجے کے قریب باریسال میں قریباً ۲۰۰ طالب علموں نے ایک جلوس نکالا۔ اہل جلوس نے بڑی بڑی سڑکوں پر سے گزرتے ہوئے نعرے لگائے۔ انہوں نے ٹاؤن ہال میں گھس کر کچھ نقصان بھی کیا۔ بعد ازاں اہل جلوس کالج واپس پہنچے۔ ایک مختصر ساجلسہ کیا اور منتشر ہو گئے پولیس نے تلاشی لینے کے بعد کچھ قابل اعتراض مواد برآمد کیا اور ۲۵ افراد کو گرفتار کر لیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۶۲ء

اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک ثبوت اور سلسلہ رسالت

(۳)

گذشتہ اداریہ میں ہم نے لکھا ہے کہ "رسالت اللہ تعالیٰ کے وجود کا ثبوت ہے اور اللہ تعالیٰ کو پہچاننے اور جاننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم رسالت پر بھی ایمان رکھیں۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس امر کو مغربی سائنس دان نے بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک بڑا ثبوت تسلیم کیا ہے کہ تمام کائنات میں صرف انسان کو ہی اللہ تعالیٰ کے وجود کا ادراک اور تصور دیا گیا ہے۔ یہ تصور بذاتِ خود اس بات کا متقضی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو انسان کا پہچاننا اور جاننا ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے یہ قوت انسان کو یونہی نہیں عطا کی اگر اس کی یہ رضا نہ ہوتی کہ انسان اس کو جانے تو اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی ذات کے تصور کی قوت ہی عطا نہ کرتا مگر وہ علیم و حکیم جانتا ہے۔ جس طرح اس نے انسان کی خلقت کی ہے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس کی خواہش ہے کہ انسان اس کو جانے اور پہچانے۔ اس لئے ضروری تھا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے کائنات کے علم کے ذرائع پیدا کئے ہیں اسی طرح اپنے علم کے ذرائع بھی پیدا کرتا۔ کیونکہ انسان بغیر علم کے ذرائع کے کسی چیز کا علم نہیں حاصل کر سکتا۔

مثلاً انسان دیکھ کر کسی مادی شے کا علم حاصل کرتا ہے کہ فلاں چیز کی شکل کیسی ہے آواز کیسی ہے خوشبو کیسی ہے اور مزہ کیسا ہے ان تمام احساسات کے لئے اپنی اپنی جگہ دو چیزوں کا ہونا لازمی ہے۔ جب ہم کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہماری آنکھیں بھی بینا ہوں اور بیرونی روشنی بھی موجود ہو مثلاً سورج کی روشنی چراغ یا بجلی کی روشنی۔ اگر ہماری آنکھیں تو بینا ہوں مگر بیرونی روشنی نہ ہو اور اندھیرا ہو تو ہم اس شے کو نہیں دیکھ سکتے۔ اسی طرح بیرونی روشنی خواہ کتنی تیز ہو آنکھوں میں بینائی نہ ہو تو پھر بھی ہم اس شے کو نہیں دیکھ سکیں گے اسی طرح دوسرے احساسات کا حال ہے سیب میں خوشبو نہ ہو تو ناک سے لگا لگا کر بھی سونگھیں پھر بھی خوشبو نہیں آئے گی اور اگر ہماری ناک میں ہی سونگھنے کی حس نہ ہو تو سیب کی خوشبو پھر بھی نہ آئے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ خوشبو بھی موجود ہو اور اس کی حس بھی موجود ہو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا علم حاصل کرنے کے لئے بھی دو روشنیوں کی ضرورت ہے اول یہ کہ ہم میں اس کو پہچاننے اور جاننے کی حس موجود ہو دوسرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی روشنی پہنچے جو ہماری روشنی سے مل کر ہمیں اللہ تعالیٰ کا علم دے۔ گذشتہ اداریہ میں جو حقیقۃ الوحی کا ہم نے حوالہ درج کیا ہے اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کی نہایت لطیف وضاحت فرمائی ہے۔ تمام انسانوں میں فطری طور پر یہ حس موجود ہوتی ہے مگر جس طرح ہماری دیگر حسیات ایک دوسری کی زیادتی کی وجہ سے دب جاتی ہیں اسی طرح عام طور پر اللہ تعالیٰ کی شناخت کی حس بھی مادی حسیات کے طوفانوں میں گم ہو جاتی ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحت فرمائی ہے:۔

"چونکہ اکثر انسانی فطرتیں حجاب سے خالی نہیں اور دنیا کی محبت اور دنیا کے لالچ اور تکبر اور نخوت اور عجب اور ریاکاری اور نفس پرستی اور دوسرے اخلاقی رذائل اور حقوق اللہ اور حقوق عباد کی بجا آوری میں عمداً قصور اور نااہلی اور شرائط صدق و ثبات اور وفائق محبت اور وفا سے عمداً انحراف اور خدا تعالیٰ سے عمداً قطع تعلق اکثر طبائع میں پایا جاتا ہے اس لئے وہ طبیعتیں بباعث طرح طرح کے حجابوں اور پردوں اور روکوں کے اور نفسانی خواہشوں اور شہوات کے اس لائق نہیں کہ قابلِ قدر فیضان مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا ان پر نازل ہو جس میں قبولیت کے انوار کا کوئی حصہ ہو"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷)

آج انسان مادہ پرستی کے طوفان میں اس روحانی حس کے ادراک سے بڑی حد تک محروم ہو چکا ہے اس لئے منظم طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کیا جا رہا ہے۔ یورپ خاص کر روس نے تو کھلم کھلا خدا پرستی کی مخالفت شروع کر دی ہے۔ یورپ کی دوسری اقوام میں بھی الحاد کا رجحان بڑھ گیا ہوا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو مانتے بھی ہیں وہ بھی مادہ پرستی میں اس قدر ڈوب چکے ہیں کہ ان کا ماننا بھی صرف رسمی اور حسن کلام کے لئے رہ گیا ہے جس طرح قرآن کریم اکثر مسلمانوں کے لئے صرف قسم کھانے کے لئے یا طاق پر ریشمی غلافوں میں سجا کر رکھنے کے لئے رہ گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس مغربی سائنس دان کا ہم نے حوالہ دیا ہے وہ خود بھی نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے کیونکہ وہ فقط اسی حد تک جانا چاہتا ہے کہ چونکہ انسان اللہ تعالیٰ کا تصور کر سکتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ موجود ہونا چاہیئے۔ وہ اس کے نتائج سے کوئی تعلق نہیں رکھتا وہ سمجھتا ہے کہ چونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے وجود کے متعلق یہ ثابت کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہونا چاہیئے اب اس سے زیادہ اور کوئی علم باقی نہیں رہا۔ حالانکہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی باغ کی چاردیواری کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جائے کہ اس کے اندر خوش ذائقہ پھل موجود ہیں۔ جب انسان یہ اندازہ لگاتا ہے تو اس کا جی چاہتا ہے کہ اندر داخل ہو کر پھل کھائے اس لئے وہ پھل توڑ کر کھانے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر آج دنیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس پُر حکمت کارخانہ کائنات کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے اور باوجود یہ جاننے کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جاننے اور پہچاننے کے لئے ہمیں اپنی ذات کے تصور کی توفیق بھی دی ہیں پھر بھی انسان اسکو جاننے کی نہ صرف کوشش ہی نہیں کرتے بلکہ اس سے گریز کرتے ہیں ؎

جب دل ہی تڑا تجھ سے کو جائے گریز اے شیخ
حاضر ہو خدا کیونکہ پھر تیری نمازوں میں

آج دنیا کی سب سے بڑی بیماری جو انسانی ارتقا کے راستہ میں روک ہے وہ یہی ہے کہ ہم میں سے اکثر خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کو پہچاننے اور جاننے کی طرف سے غافل ہیں۔ دوسرے لفظوں میں انسان نے اپنی روحانی حسیات کو معطل کر کے چھوڑ دیا ہوا ہے۔ انسان نے ان حسیات کا استعمال ہی ترک کر دیا ہے۔ وہ آج نو نقد نہ تیرہ اُدھار کا قائل ہو گیا ہے۔ وہ مادی لذات میں کھو گیا ہے۔ وہ اپنی پستی کے غار میں گر چکا ہے۔ اسفل السافلین کے سرحدوں میں داخل ہو گیا ہے۔

اس لئے ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی پرزور آواز سے اس کو جگائے اس کو جھنجھوڑے اس کو کچوکہ لگائے تاکہ وہ آنکھیں کھولے اس کی مردہ روحانی حس بیدار ہو۔ پہلے بھی انسان اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے اس سطح پر آتے رہے ہیں۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ ان کو اپنی آواز سے بیدار کرتا رہا ہے۔ وہ اپنے رسول بھیجتا رہا ہے۔ رسول انسانوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کے وجود کی مجسم دلیل بن کر آتا ہے۔ اس کے وجود میں سینکڑوں ہزاروں اللہ تعالیٰ کی شناخت کے نشان ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کی روحانی حسیات بیدار ہو جاتی ہیں وہ اس کو پہچان لیتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مربوط ہو جاتے ہیں ان کی وجہ سے دنیا بہشت کا نمونہ بن جاتی ہے۔ لیکن بہت سے نہیں پہچانتے وہ انکار کر دیتے ہیں اور ضلالت کے اندھیروں ٹامک ٹوئے کھاتے رہتے ہیں۔ وہ بے شک خلاء میں بھی جھول آئیں ان کی زندگیوں میں جو خلا ہے وہ پُر نہیں ہو سکتا جب تک وہ صراط مستقیم پر نہ آئیں +

جماعت احمدیہ کی تینتالیسویں مجلس مشاورت

۲۳۔۲۴۔۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ تینتالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ امان ۱۳۴۱ھ مطابق ۲۳، ۲۴، ۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

حسب دستور سابق امسال بھی تحریک جدید کے سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے مجاہدین کی فہرست دعا کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹ رمضان المبارک (مطابق ۵ مارچ ۶۲ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ احباب جماعت مطلع رہیں اور اس تاریخ سے پہلے پہلے سال ۲۸/۱۸ کا چندہ سو فیصدی ادا کرنے کا عزم بالجزم کر لیں۔ مبادا اس مبارک فہرست سے محروم رہنا پڑے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

رمضان کا بابرکت و پُرفیوض مہینہ

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دُعا کیجئے قبول ہے آج

از مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ

رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی امی وابی) کے ذریعہ رہتی دنیا تک کے لئے جو رحمتیں اور برکتیں نازل ہوئیں ان میں سے ایک عظیم الشان رحمت اور گراں قدر نعمت رمضان کا بابرکت مہینہ ہے۔ یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس کے متعلق خود خداتعالےٰ فرماتے ہیں الذی انزل فیہ القراٰن یعنی اس میں قرآن پاک کا نزول ہوا۔ اس سے اس کی عظمت عیاں ہے کیونکہ کلام پاک کے نزول کی ابتداء جو اس میں ہوئی۔ اس سے گویا آسمان روحانیت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور خداتعالےٰ کے پاکیزہ کلام کے ساتھ اس کی غیر معمولی برکتیں بھی نزول پذیر ہوئیں۔

گناہوں اور کمزوریوں کے لحاظ سے اگر سال کے باقی ایام کو زہر کہا گیا ہے تو اس مبارک مہینہ کو مغفرت اور تقرب کے اعتبار سے اس کا تریاق قرار دیا گیا ہے۔ گویا یہ خاص طور پر گناہوں کے قرضداروں کے واسطے جو خداتعالےٰ کے حضور توبہ اور مغفرت کی امید وخواہش رکھتے ہیں۔ بہترین موقعہ ہے۔ کہ وہ اپنی سال بھر کی دانستہ یا نادانستہ کی ہوئی خطاؤں اور کمزوریوں کو بخشوالیں۔ اور آئندہ کے لئے ان سے بچنے کی خاطر خداتعالےٰ کی پناہ میں آنے کی دعاؤں اور التجاؤں کے ذریعہ کوشش کریں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ میں ارشاد

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ایک خطبہ میں ماہ رمضان کے بارہ میں ارشاد فرمایا کہ اے لوگو اب تم پر ایک عظیم الشان اور مبارک مہینہ سایۂ رحمت بنکر آگیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس مہینے کے روزوں کو بطور فرض اور اس کی راتوں میں قیام یعنی تہجد (تراویح) وغیرہ عبادات کو نفل قرار دیا ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ کی خاطر کی گئی نفلی نیکیوں کا ثواب بھی دوسرے ایام میں فرائض کے ثواب کے برابر ملتا ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے نیز فرمایا کہ یہ مواسات اور باہمی ہمدردی کا مہینہ ہے۔ اس میں جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرواتا ہے۔ اس کی یہ نیکی اس کے گناہوں کی بخشش کا موجب اور آگ سے اس کے لئے نجات کا ذریعہ بنتی ہے۔ درآنحالیکہ خود روزہ دار کے اپنے ثواب میں سے کچھ بھی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں مومن کے رزق کو (دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں) بڑھایا جاتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ یہ مہینہ ایسا مبارک ہے کہ اس کی ابتداء گویا سراسر رحمت ہے اور وسط سراسر مغفرت وبخشش اور اس کا اواخر دوزخ سے سراسر نجات کا موجب ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ

اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب الجھنم۔

کہ جب ماہ رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اب کتنا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو فرمانبرداری کی راہ سے ان دروازوں میں جو اس کے لئے ہی کھولے گئے ہیں اپنے داخلے کی صورت پیدا کرلے۔ اور اس میں خداتعالےٰ کے احکام کی نافرمانی اور بداعمال کا ارتکاب کرکے جہنم کے بند دروازوں کو خود اپنے لئے نہ کھولے۔ بلکہ مستقل طور پر اپنے اوپر انہیں بند رکھنے کا عزم و اہتمام کرلے۔

گناہوں کی عام معافی

اس مبارک مہینہ اور پُرفضیلت مہینہ سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھالینے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ گزشتہ کوتاہیوں سستیوں اور کمزوریوں کے بُرے اثرات کو زائل کرنے کا بہترین موقعہ ہمارے پروردگار نے ہمیں گویا اپنے دربار عام کی صورت میں اس ماہ عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من صام رمضان ایماناً واحتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ کہ جس نے رمضان کے روزے ایمان کامل اور یقین محکم کے ساتھ خداتعالےٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو ملحوظ رکھتے ہوئے صحیح نیت کے ساتھ ثواب ورضا الٰہی کی خاطر پورے کئے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے

آئندہ بچاؤ

رمضان کے ایک مہینہ کی مشق اور روحانی ٹریننگ سے آئندہ گیارہ ماہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا سامان کرلینے کی بھی صورت میسر کردی گئی ہے۔ جس کی طرف لعلکم تتقون کا لفظ اشارہ کرتا ہے کیونکہ جب کوئی شخص روزوں میں ان تمام لذتوں کو جو اس کو بعض اوقات گناہوں کی طرف کھینچتی ہیں۔ خداتعالےٰ کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اور ایک مہینہ تک برابر اپنے نفس پر قابو پانے کی عادت ڈالتا ہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ ان دلفریبیوں کا مقابلہ آئندہ بآسانی کرسکتا ہے۔ جو اسے گناہوں کی طرف مائل کرنے والی ہوں۔

پس اس دربار عام کے مبارک مہینہ میں اتنی روحانی قوت حاصل کرلینے کی ہمیں کوشش کرلینی چاہیئے۔ کہ آئندہ کمزوریوں کی خاطر خواہ مدافعت کرسکیں اور وہ ہمیں دبانے نہ پائیں اور ایسا ہو کہ خدائی معرفت و قرب کا جام ہمیں میسر آجائے کہ جس کے بعد نفس شیطان ہمیں کبھی غلط راستے پر نہ ڈال سکے۔

اگر ساقی پلادے تو مجھے اک جام عرفاں کا
تو پھر جھگڑا ہی مٹ جائے خودی اور نفس شیطاں کا
(از کلام محمود)

انتشار روحانیت

انتشار روحانیت سے بھرپور رمضان کے عظیم الشان مہینہ میں دعا کے وقت

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

صلہ رحمی سے رزق میں فراخی ہوتی ہے

عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسألہ فی اثرہ فلیصل رحمہ (متفق علیہ)

ترجمہ - حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے۔ کہ اس کو مالی کشائش حاصل ہو۔ اور اس کا ذکر خیر ہمیشہ رہے۔ ایسے شخص کو صلہ رحمی کرنی چاہیئے۔

تشریح۔ صلہ رحمی اپنی ذات میں نہ صرف عظیم الشان نیکی اور خوبی ہے اور اخلاق حسنہ میں اس کا مقام بہت بلند ہے بلکہ صلہ رحمی کرنا گویا اپنی ہی خدمت اور مدد کرنا ہے۔ کیونکہ کوئی حساس اور معقول شخص یہ برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ خود تو وہ خوشحال ہو اور خداتعالےٰ نے اس کو رزق وافر عطا فرمایا ہو۔ مگر اس کے بعض رشتہ دار فاقوں کی زندگی گزار رہے ہوں۔ یہ وہ امر ہے جو انسانی ضمیر کے خلاف ہے۔ بلکہ خوشحال رشتہ دار کی پیشانی کے لئے ذلت اور رسوائی ہے یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ صلہ رحمی سے انسان کو روحانی اور ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اور خداتعالےٰ کی رضا کا بہت بڑا باعث ہے۔ بعض افراد اپنے غریب رشتہ داروں کی مدد کرنا ذلت سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ حدیث مشعل راہ ہے۔ صلہ رحمی کرنے سے نہ صرف رزق میں کشائش ہوگی بلکہ ایسے شخص کا ذکر خیر ہمیشہ بھی ہوتا رہتا ہے اور عوام بھی ایسے شخص کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور صلہ رحمی کی خوبی کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

(نور احمد منیر عفی عنہ)

روزہ کی صورت میں اور راتوں کو قیام (تہجد۔ تراویح) کی صورت میں عبادت و دعاؤں میں خدا تعالےٰ کا قرب اس کی رضا اور خوشنودی کا حاصل کرنے اور تزکیہ نفس کا بہترین موقعہ ملتا ہے رحمت کے فرشتے بکثرت نزول کرتے اور بررات بندوں کو شب بیداری سے عبادت اور نیکی کر لینے کی عام دعوت دیتے اور بد رتیوں سے باز رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔

دعاؤں کی قبولیت

دعاؤں کی قبولیت کو اس مہینہ سے خاص تعلق ہے چنانچہ رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بیان میں جہاں اللہ تعالےٰ نے بندوں سے اپنے زیادہ قریب ہونے کا ذکر فرمایا ہے وہاں اس کے ساتھ ہی اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فرما کر بتلایا کہ وہ اس میں دعا کرنے والے کی دعا کو خاص طور پہ سنتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

" رمضان دعا کا مہینہ ہے ۔ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے ۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے ۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں ۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزے سے تجلی قلب ہوتی ہے ۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے "

(ملفوظات احمدیہ صفحہ ۱۷)

قیام اللیل

اس مبارک مہینہ میں فرائض یعنی روزہ ۔ پنجگانہ نمازوں کے باجماعت التزام کے ساتھ ساتھ قیام اللیل یعنی نوافل تہجد کا خاص اہتمام رکھنا چاہیئے رمضان میں اس کے بارہ میں یہ رعایت ہے کہ عوام کی سہولت کے لئے رات کے آخری حصہ میں ادا کرنے کی بجائے عشاء کی نماز کے بعد ادا کر لئے جائیں اور رمضان کی یہ نفلی نماز جو رات کے وقت باجماعت ادا کی جاوے تراویح کی نماز کہلاتی ہے ۔ کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ جنہیں دونوں اوقات میں ان کی توفیق ملے ۔ اسی طرح اس مقدس مہینہ میں مقدس کلام پاک کی کثرت سے تلاوت (ہر سال رمضان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جبرائیل امین قرآن پاک کا دور فرمایا کرتے تھے) اور ذکر الٰہی ۔ استغفار اور درود شریف کی کثرت ۔ صدقہ خیرات ۔ آخری عشرہ میں اعتکاف ۔ نیز عید الفطر سے قبل فطرانہ کی ادائیگی ایسی مخصوص عبادتوں کا خاص خیال رکھتے ہوئے ان پہ عمل پیرا ہونے والوں کے لئے خدا تعالےٰ کی رحمتیں اپنے دروازے کھولے ہوئے ہیں ۔ خالق حقیقی سے وصل اور اس کا قرب پا لینے کا یہ سنہری موقعہ ہے ۔ مولا کریم ہمیں ان سے استفادہ کی توفیق بخشے اور ہماری کمزوریوں کو معاف فرمائے ۔ اور اسلام و احمدیت کی فتح و ظفر کا دن پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ (اللہ تعالےٰ آپ کی عمر و صحت میں برکت دے ۔ آمین ۔) کے ذریعہ جلد سے جلد دکھاوے ۔ آمین ثم آمین

(خاکسار رشید احمد چغتائی ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری چھوٹی ہمشیرہ زکیہ حمید تین چار دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے ۔ آمین ۔

(رشید بن حمید ۔ ربوہ)

(۲) میرے والد حکیم یوسف علی خان صاحب آف لاہور کو نمونیہ ہو گیا تھا اور اب تک مسلسل علیل چلے آ رہے ہیں ۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے ۔

(نور علی خاں دواخانہ مفرح حیات ۔ ۵۵ فلیمنگ روڈ ۔ لاہور)

(۳) میرے ابا جان احمد دین صاحب ساکن جہلم کا پیٹ کا اپریشن ہو رہا ہے یہ ان کا تیسرا اپریشن ہے ۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپریشن کامیاب کرے اور دراز عمر عطا فرمائے ۔ آمین (صلاح الدین جاوید جہلم)

(۴) مکرم غلام علی صاحب بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں اور کمزور بہت ہو گئے ہیں بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے ۔

(عبد المالک شاہد مربی ضلع گجرات)

تصحیح

اس اخبار کے صفحہ ۶ پر وصیت نمبر ۱۶۳۱۷ کی مندرجہ ذیل عبارت سہواً رہ گئی ہے احباب درست فرمالیں :۔ " جھمکے طلائی وزنی ۲ تولے مالیتی ۲۱۰/- روپے ۔ کانٹے طلائی ڈیڑھ تولہ وزنی مالیتی ۱۲۰/- روپے ۔ مرکیاں طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۱۰/- روپے "

وصیت کے متعلق احباب جماعت کا فرض

مربیان سلسلہ اور مقامی عہدیداران بالخصوص توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الوصیت میں ارشاد فرماتے ہیں کہ :۔

" مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر (رسالہ الوصیت) ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پہ اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پہ صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ "

حضور کے اس ارشاد سے مسئلہ وصیت کی اہمیت و عظمت ظاہر ہے ۔ حضور کی خواہش ہے کہ جماعت کے دوست کثرت سے وصیتیں کریں اور اس طرح اپنے مالی جہاد سے اسلام اور احمدیت کی خدمت کریں ۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ :۔

" جماعت کا ہر فرد وصیت کر دے " (الفضل ۵ جون ۱۹۶۱ء)

پس جماعت احمدیہ کے ہر فرد اور ہر موصی پہ اور بالخصوص مرکز کے ہر مربی اور معلم اور مقامی جماعتوں کے ہر عہدیدار پہ یہ ذمہ واری عاید ہوتی ہے کہ وہ رسالہ الوصیت اور مسئلہ وصیت کی پُر زور اشاعت کریں اور اس پہ اتنا زور دیں کہ

" جماعت کا ہر فرد وصیت کر دے "

اور صرف وہی لوگ اس نظام سے باہر رہ جائیں جن کی کچھ ایسی جائداد یا آمدنی نہیں جس پہ ان کا گذارہ ہو ۔ کیونکہ وصیت صرف انہی لوگوں کے لئے ہے جن کا گذارہ ان کی جائداد یا آمدنی پر ہے ۔ گذشتہ سال اس کے لئے حضور نے آپ لوگوں کو ایک خاص پیغام میں مخاطب فرمایا تھا ۔ وہ پیغام نہ وقتی تھا اور نہ صرف پچھلے سال کے لئے تھا بلکہ اب بھی وہ پیغام اسی طرح قائم ہے ۔ اس کی تعمیل ہونی چاہیئے اور ہوتی رہنی چاہیئے ۔ ہفتہ وصیت (۱۲ مارچ تا ۱۸ مارچ) تو صرف بطور یہر سال کے اور آپ لوگوں کی یاد دہانی کے لئے ہے کہ ایک فرض آپ کا یہ بھی ہے ۔ کہیں یہ فرض نسیان کا شکار نہ ہو جائے ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) کی لائبریری کیلئے کتب بطور عطیہ دینے کی تحریک

اکثر ایسے دوست ہیں جن کے پاس برسوں سے بعض عمدہ کتب (جو اگر بازار سے خریدی جائیں تو بہت مہنگی دستیاب ہوں) الماریوں میں بند پڑی ہیں ۔ اگر یہ احباب اپنی کتب ہمیں بھجوا دیں تو یہ ان کے لئے صدقہ جاریہ کا کام دیں گی اور ان کو پڑھنے اور فائدہ اٹھانے والے انہیں دعائیں دیں گے ۔ بعض اوقات چھوٹی چھوٹی نیکیاں بڑی بڑی خوبیوں اور ثواب کا موجب بن جاتی ہیں ۔ پس میں ایسے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہ کتابیں ہمیں بھجوا دیں تاکہ وہ حقیقی معنوں میں چشمہ کا کام دیں ۔ میں یہ گذارش اس لئے بھی کر رہا ہوں کہ ہم جس علاقے میں ہیں وہاں کتابوں کا حصول نہایت مشکل ہے اور بعض اوقات مزید نوٹس تیار کرنے کے لئے بھی خاصی دقت پیش آتی ہے ۔

(پرنسپل)

ایک ڈی پی ای اور لائبریرین کی فوری ضرورت

تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں میں اس وقت ایک فزیکل انسٹرکٹر (Physical Instruc) اور ایک کوالیفائڈ لائبریرین کی ضرورت ہے ہر دو اسامیاں مستقل ہیں ان کے گریڈ حسب ذیل ہیں

ڈی-پی-ای :- ۱۷۵ - ۱۵ - ۳۲۵ - ۱۵ - ۴۷۰ علاوہ مہنگائی الاؤنس

لائبریرین :- ۳۰۰ - ۱۰ - ۲۵۰ - ۱۰ - ۱۵۰ " "

از راہ کرم درخواستیں جلد تر بھجوا دیں ۔ پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ کے بارے میں صدر انجمن احمدیہ کے قواعد واجب العمل ہوں گے ۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے

بعض پاکیزہ شمائل

(از مکرم مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل)

حضرت میاں صاحب کی صحبت میں مجھے ایک عرصے تک رہنے کا موقع ملا ہے۔ ۳۷-۱۹۳۶ء میں جب ہماری جماعت کے خلاف احرار کی شورش زوروں پر تھی اور احرار کے علاوہ انگریزی گورنمنٹ کے بعض اعلیٰ حکام بھی جماعت کی شدید مخالفت پر تلے ہوئے تھے۔ انہیں دنوں اس فتنے کے مقابلے کے شعبہ کے انچارج حضرت میاں صاحب تھے۔ اکثر اوقات دفتر ٹائم کے بعد بھی اپنے کام میں دیر تک مصروف رہتے تھے انہیں یہ کبھی بھی خیال نہیں آتا تھا کہ دفتر کب لگتا ہے اور کب بند ہوتا ہے بلکہ آپ کے پیش نظر ہمیشہ کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا اور ضروری امور کو پورے طور پر سرانجام دینا ہوتا تھا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ آپ دفتر میں تشریف لاتے اور کسی اہم دفتری ضرورت کی بناء پر آپکو باہر جانا پڑ جاتا تھا اور دوپہر کے وقت جب آپ کا کھانا دفتر میں پہنچتا تو آپ کھانا کھانے کے لئے واپس تشریف نہ لاتے یہاں تک کہ شام ہو جاتی اور پھر آپ تشریف لاکر پوچھتے کہ کیا میرا کھانا آیا تھا؟ میں عرض کرتا کہ جی ہاں! کھانا آیا تھا اور موجود ہے۔ آپ فرماتے اب کیا کھانا ہے۔ ایک دفعہ آپ مجھے حکم دے گئے کہ جب تک میں واپس نہ آؤں آپ دفتر سے باہر نہ جائیں چنانچہ دوپہر تک آپ واپس تشریف نہ لائے آپ کا کھانا آگیا اور میں کھانا کھانے کے لئے اپنے گھر نہ جا سکا۔ اس کے بعد ظہر کا وقت ہو گیا اور حضرت میاں صاحب پھر بھی تشریف نہ لائے۔ اس پر میں نے آپ کا کھانا خود کھا لیا لیکن جونہی کہ میں کھانا کھا کر بیٹھا حضرت میاں صاحب تشریف لے آئے آپ نے آتے ہی پوچھا کہ میرا کھانا آیا تھا؟ میں نے کہا ہاں جی! کھانا آیا تھا۔ فرمانے لگے کہاں ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے کھا لیا ہے۔ اور یہ جواب دیتے وقت میری قلبی کیفیت کا جو عالم تھا اس کو صرف میں ہی جانتا ہوں۔ مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں حضرت میاں صاحب ناراض نہ ہوں۔ میں اسی فکر میں آپ کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا کہ دیکھوں آپ کیا فرماتے ہیں۔ لیکن سبحان اللہ جونہی کہ میری نگاہ آپ کے چہرے پر پڑی۔ میں نے دیکھا کہ میرے اس جواب پر کہ "کھانا میں نے کھا لیا ہے" آپ کے چہرے پر ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی اور نہایت محبت اور شفقت سے فرمایا "آپ نے بہت اچھا کیا" اور یہ کلمات آپ نے اس انداز میں فرمائے جو میرے دل پر آج تک منقوش ہیں۔

حضرت میاں صاحب کے اخلاق اور عادات اتنے شیریں اور دلکش تھے کہ اُن کے ساتھ کام کرتے ہوئے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی کوئی کلفت محسوس نہیں ہوئی۔ جونہی آپ تشریف لاتے نہایت پُرسکون اور شیریں لہجہ کے ساتھ بشاشت سے بات فرماتے۔ آپ کے اندازِ گفتگو کا جب بھی میں تصور کرتا ہوں تو مجھے ہمیشہ ایک واقعہ یاد آجاتا ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ صدیق جب مکّہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے جا رہے تھے تو راستے میں انہیں ایک ام معبد نامی عورت کے پاس ذرا ستانے کے لئے ٹھہرنا پڑا۔ اُس کے گھر کے افراد اپنا ریوڑ وغیرہ لے کر جنگل میں جا چکے تھے اور گھر میں ایک کمزور سی بکری کھڑی ہوئی تھی۔ ام معبد سے پوچھا گیا کہ آیا آپ کے پاس دودھ ہے؟ اس نے کہا نہیں یہ بکری جو کھڑی ہے اس کے نیچے دودھ نہیں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم بکری سے دودھ دوہ لیں۔ اس نے کہا بڑی خوشی سے اگر کچھ ہے تو بے شک نکال لیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دستِ مبارک سے اس بکری کو دوہا اور ایک اچھا بھلا برتن دودھ سے بھر لائے وہ عورت یہ کیفیت دیکھ کر محوِ حیرت ہو گئی۔ شام کو جب اس کے گھر کے افراد واپس آئے تو اس نے ان کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جن الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے وہ نہایت دلکش ہے منجملہ دیگر امور کے اس نے ایک بات یہ بھی کہی کہ کاَنَّ کلامہ خرزاتٌ۔ یعنی آپ کی زبان سے موتی جھڑتے تھے۔

جب حضرت میاں صاحب گفتگو فرماتے تھے تو آپ کا انداز بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔ حضرت میاں صاحب کو آنحضور صلعم سے انتہائی عشق تھا اور عموماً احادیث نبویہ کا بہت شوق سے مطالعہ فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ قادیان میں ڈاکٹر احسان الٰہی صاحب کی دکان میں ایک کرسی پر تشریف فرما تھے۔ میں جب ہاں سے گذرا تو میں نے آگے بڑھ کر حضرت میاں صاحب سے مصافحہ کیا آپ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ روزانہ میرے مکان پر آکر مجھے ترمذی شریف سنایا کریں۔ چنانچہ آپ کے اس ارشاد کے مطابق میں روزانہ جاتا اور کچھ وقت تک حدیث شریف سناتا رہتا۔ آپ حدیث شریف سنتے ہوئے بعض ایسے لطیف نکات بیان فرماتے تھے جو ہم نے کبھی اپنے بزرگ اساتذہ سے بھی نہ سنے تھے۔ یہ ۱۹۴۷ء کا واقعہ ہے۔ یہ سلسلہ کچھ روز تک جاری رہا۔ اس کے بعد مشرقی پنجاب میں فسادات شروع ہونے لگ گئے۔ اسی دوران میں مجھے ایک دن مرکز کی طرف سے حکم ملا کہ تم فلاں کام کے لئے مغربی پنجاب میں جاؤ اور ادھر میری اہلیہ صاحبہ کو ایک چٹھی موصول ہوئی کہ تمہیں اپنے خاوند کے ساتھ جانے کی اجازت ہے۔ مرکز کی طرف سے مجھے مبلغ پچاس روپے برائے اخراجاتِ سفر ملے لیکن یہ روپیہ اس قدر کافی نہ تھا کہ میں اپنی بیوی اور بچوں کو اپنے ساتھ لے جا کر انہیں مغربی پنجاب میں چھوڑ کر واپس جا سکتا اس لئے رات کو میں دُعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ کوئی انتظام فرما دے۔ جب صبح ہوئی تو غالباً آٹھ نو بجے کے قریب کسی نے ہمارا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں باہر گیا تو ایک شخص جو غالباً حضرت میاں صاحب کا نوکر تھا۔ کچھ نوٹ اپنے ہاتھ میں لئے کھڑا تھا۔ جب میں اس کے سامنے ہوا تو اس نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا اور کہا کہ یہ پچاس روپے حضرت میاں صاحب نے بھیجے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو تو مجھ سے اور بھی منگوا لیں میں نے وہ روپیہ لیا اور اس سے کہا کہ میری طرف سے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں عرض کر دینا کہ "جزاکم اللہ مجھے مزید ضرورت نہیں"۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ کو میری ضرورت کا کس طرح علم ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفتہ شجر کاری

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ

جیسا کہ اراکین انصار اللہ کو علم ہے گورنمنٹ کی طرف سے ۹ سے ۱۵ فروری تک ہفتہ شجر کاری منایا جا رہا ہے اس سلسلہ میں ربوہ کے تمام اہالیان پر ہفتہ منانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے مگر اراکین انصار اللہ پر یہ ذمہ داری خصوصیت سے عائد ہوتی ہے کیونکہ وہ ایک تنظیم میں منسلک ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے بھی اس سلسلہ میں ایک تاکیدی اعلان الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

ربوہ ایک بے آب و گیاہ علاقہ تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے دوسرے مرکز کی حیثیت سے چن لیا اور جماعت احمدیہ نے یہاں سے تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ جس طرح اس نے اس خشک ریگستان سے دین اسلام کی اشاعت کے لئے مبلغین پیدا فرمائے اسی طرح اس نے محض اپنے فضل و احسان سے ہمارے پیارے امام کی دعاؤں کو سنتے ہوئے پانی مہیا فرمایا اور اس کے نتیجہ میں درخت و سبزہ بھی عطا فرمائے۔ کسی جگہ کی عام صحت بخش فضاء کو قائم رکھنے کے لئے سبزہ کا ہونا نہایت ضروری ہے لہذا اس دینی مرکز میں جو بھی سبزہ اگانے کی طرف توجہ دے گا اور مسلسل جدوجہد کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرے گا۔ اس سلسلہ میں اس جگہ افسوس کے ساتھ یہ اظہار کرنا بھی ضروری ہے کہ یہاں محدودے چند دوستوں نے ربوہ میں سبزہ اگانے کی کوشش کی ہے وہاں اکثر نے نہ صرف یہ کہ کوئی کوشش نہیں کی بلکہ سبزہ کے اجاڑنے میں اس رنگ میں ممد ہوئے ہیں کہ انہوں نے اپنی اولادوں اور اپنے محلہ کے بچوں کو ربوہ کے اندر درخت یا جھاڑیاں کاٹنے سے نہیں روکا۔ یہ امر ہمارے لئے قابل افسوس ہے۔ لہذا قیادت خدمت خلق انصار اللہ تمام اہالیان ربوہ سے عموماً اور اراکین انصار اللہ سے خصوصیت سے یہ درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اس ہفتہ شجر کاری میں زیادہ سے زیادہ درخت اپنے گھروں میں یا محلہ کی گلیوں میں اگائیں اور پھر بعد میں ان کی نگہداشت بھی کریں نیز قیادت یہ بھی درخواست کرتی ہے کہ ربوہ کے بچوں کو سبزہ اور درخت اجاڑنے سے جہاں بھی کبھی ایسا موقع پیش آئے، سختی سے روکیں۔

رمضان المبارک میں الفرقان کے چندہ میں رعایت

ماہ رمضان المبارک میں رسالہ الفرقان کی نئی خریداری منظور کرنیوالے دوست سالانہ چندہ چھ روپے کی بجائے پانچ روپے ارسال فرما کر سال بھر کے لئے خریدار بن سکتے ہیں۔ احباب اس تبلیغی رسالہ کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ فرما کر ممنون فرما دیں۔ (منیجر الفرقان ربوہ)

ولادت خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے دوسری شادی سے مورخہ ۲ جنوری کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام محمد رافق رکھا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں بچہ کی درازیٔ عمر اور اسکے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد عاشق کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۷۸۱	مکرم احسان اللہ صاحب۔ بذریعہ مکرم محمود احمد صاحب لاہور	۵-۰۰
۷۸۲	احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بذریعہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب	۱۶-۰۰
۷۸۳	″ ″ ادرحمہ ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم محمد عبداللہ صاحب	۵-۰۰
۷۸۴	″ ″ لدھڑ کوٹ سنگھ ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم فضل حق صاحب	۷-۲۵
۷۸۵	مکرم مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ	۵-۰۰
۷۸۶	احباب جماعت احمدیہ کوئٹہ بذریعہ مکرم قاضی شریف الدین صاحب	۱۳-۰۰
۷۸۷	″ ″ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب	۸-۰۰
۷۸۸	″ ″ خانگڑھ بذریعہ چوہدری نذیر احمد صاحب۔	۱۵-۰۰
۷۸۹	″ ″ جہلم بذریعہ مکرم عبدالرحیم صاحب	۵-۷۵
۷۹۰	″ ″ نیلا گنبد لاہور بذریعہ مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب	۱۸-۰۰
۷۹۱	″ ″ اوچ شریف بذریعہ مکرم محمد افضل صاحب	۹-۳۸
۷۹۲	″ ″ حلقہ سنت نگر لاہور بذریعہ مکرم میاں چراغ دین صاحب۔	۳۰-۰۰
۷۹۳	″ ″ حلقہ لاہور چھاؤنی بذریعہ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب	۳۰-۰۰
۷۹۴	مکرم عنایت محمد صاحب پشاور	۱۰-۰۰
۷۹۵	″ چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ ج ب ضلع سرگودھا	۷-۵۰
۷۹۶	احباب جماعت احمدیہ بھوڑو ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم غلام نبی صاحب	۱۵-۰۰
۷۹۷	″ ″ چک ۸۵ ج ب ضلع لائلپور بذریعہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب قادیانی	۸-۷۵
۷۹۸	″ ″ چک ۲۷۷ R-B ضلع لائلپور بذریعہ مکرم فضل محمد صاحب	۱۴-۰۰
۷۹۹	″ ″ چک ۹۶ گ ب مریکے ″ ″ مکرم بشیر احمد صاحب	۱۰-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

بچوں کی تربیت کی ذمہ داری ان کے والدین پر ہے

ایک تاجر دوست کا نیک نمونہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کی تربیت کا ایک طریق یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ والدین ان کی طرف سے اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی پیش کیا کریں اور بچوں کو ان کی غرض و غایت بھی بیان کر دیا کریں۔ چنانچہ لائل پور کے مخلص دوست مکرم شیخ محمد یوسف صاحب جنہوں نے حال ہی میں اپنے ایک بچے کو چھوٹی سی دکان ڈلوا کر دی ہے مطلع فرماتے ہیں :

"کل خدا تعالےٰ کے فضل سے چار روپے پانچ آنے کی بکری ہوئی تھی میں نے اس کے نام پر مبلغ پانچ روپے بیرون مسجد کے چندہ کی رسید دے دی ہے"

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مکرم شیخ صاحب کے اخلاص میں اور ان کے بچے کے کاروبار اور دینی ترقی میں خیر و برکت نازل فرمائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

۲۰ اپریل تا ۴ مئی ۱۹۶۲ء منعقد ہوگی

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے یہ ضروری اعلان ہے کہ امسال سالانہ تربیتی کلاس میٹرک کے امتحانات کے جلد بعد مورخہ ۲۰ اپریل کو منعقد ہوگی اور ۴ مئی تک جاری رہے گی (انشاء اللہ) یہ تاریخیں خاص طور پر اس لئے مقرر کی گئی ہیں کہ تا میٹرک کا امتحان دینے والے طلبہ سہولت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر سکیں۔ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ اس کلاس میں شمولیت کیلئے خدام کو تحریک کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خوشی کے موقعہ پر خانۂ خدا کا خیال رکھنے کی ایک قابل قدر مثال

مکرم چوہدری اسلم حیات خاں صاحب سکرٹری امور عامہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ اپنی چٹھی مورخہ ۶۲-۱-۳۰ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"مکرم محترم جناب چوہدری بہاول شیر خاں صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس حافظ آباد نے اپنے صاحبزادہ چوہدری بشیر احمد صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کی شادی پر جو کہ عزیزہ نصرت اسلام بنت چوہدری ہارون رشید صاحب حافظ آباد سے پچھلے دنوں ہوئی ہے کی خوشی میں مبلغ ۵۰۰/- روپے (۲۰۰/- روپیہ برائے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) ۲۰۰/- روپیہ مسجد احمدیہ حافظ آباد اور ۱۰۰/- روپیہ برائے مسجد گڑھی اوان حافظ آباد) گرانقدر عطیہ جات عطا فرمائے ہیں"۔

قارئین کرام سے مکرم چوہدری صاحب موصوف کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ جو بہت ہی مخلص اور کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون ہیں کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ ان کی مکمل صحت اور درازی عمر کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔

خوشی کی تقریب پر خانہ خدا کا حق ادا کرنے کی یہ مثال دیگر مخیّر دوستوں کے لئے مشعل راہ ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مخلصین وقف جدید کے وعدے بلکہ اضافہ کے ساتھ ادا کر رہے ہیں

(۱) محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اپنی بیٹی عزیزہ جمیلہ بیگم صاحبہ زوجہ ملک تسلیم احمد صاحب وکیل ڈیرہ غازیخان کا چندہ وقف جدید سال رواں دُگنا ادا کر دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اخبار الفضل میں دُگنے چندہ کی تحریک پڑھ کر لڑکی نے تحریر کیا ہے کہ میری طرف سے بھی سال رواں کا چندہ دُگنا ادا کر دیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(۲) مکرم میرزا برکت علی صاحب دارالرحمت وسطی نے ایک صد روپیہ نقد ادا کر دیا ہے جو پچھلے سالوں سے کئی گنا زیادہ ہے۔ لکھتے ہیں کہ ۲۰ رجنوری کو مسجد دارالرحمت غربی میں جلسہ ہوا۔ تقریر سن کر خدا کے فضل سے مجھے تحریک ہوئی اور ایکصد روپیہ کا وعدہ لکھوا دیا۔ جو اب ادا کر رہا ہوں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مالی وقف جدید ربوہ)

جماعت راولپنڈی کا وعدہ چندہ وقف جدید

مکرم عبدالستار صاحب خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے جماعت راولپنڈی کی طرف سے پہلا وعدہ ۸۰۲/- روپے کا بھجوایا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء خداوند کریم احباب کرام کی قربانی کو قبول فرماوے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ مکرم عبدالستار صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مزید وعدہ جات آ رہے ہیں۔ جو کہ عنقریب بھجوا دئے جائیں گے۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) ہمارے احمدی بھائی چوہدری محمد صدیق صاحب سٹھیالوی نے چک ۶۱۷ T.D.A تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں زمین خرید کر رہائش اختیار کر لی ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی وہاں رہائش دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے مبارک کرے۔

(عبداللطیف بیدیانوالہ ۶۱ R-B ضلع لائلپور)

(۲) میری والدہ صاحبہ تین روز سے بوجہ بخار بیمار ہے اور داڑھ میں بھی شدید درد کی تکلیف ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناصرہ پروین ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے ــــ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۶۸:- میں نذیر بیگم زوجہ چوہدری عبدالعزیز صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک $\frac{103}{7-R}$ حال ربوہ محلہ دارالصدر غربی مکان ۱۲ گکھا نوالی منزل ڈاکخانہ فقیروالی ضلع بہاولنگر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

پانچصد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور کوئی نہیں۔ میں اپنی جائداد کے $\frac{1}{3}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{3}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں اور بعد میں کوئی ذریعہ اور پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ فقط المرقوم الامۃ موصیہ :-

نذیر بیگم زوجہ چوہدری عبدالعزیز باجوہ

گواہ شد: صوفی علی محمد اصحابی موصی موضع گکھا والی رڈاکخانہ چاہر حال منزل گکھانوالی - - - - محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ -

گواہ شد: محمد سعید باجوہ عمر ۲۰ سال سیکنڈ ایر تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ ابن نذیر بیگم -

نمبر ۱۶۳۶۹:- میں سراج الحق ولد میاں محمد دین صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ بیکار عمر ۷۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن میرک ڈاکخانہ چیچہ راکہ ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{6}$ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ دو ایکڑ زرعی اراضی واقعہ موضع میرک ضلع منٹگمری ہے جس کی کل قیمت اڑھائی ہزار روپیہ ہے۔ نیز ایک کچا رہائشی مکان واقع موضع میرک ضلع منٹگمری ہے جس کی کل قیمت مبلغ تین صد روپیہ ہے میں اس کل جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کروں تو یہ رقم میری وصیت کی رقم سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد سراج الحق بقلم خود۔

گواہ شد:- غلام رسول بقلم خود سیکرٹری مال موصی موضع میرک ضلع منٹگمری $\frac{3}{60}$ ۱۷

گواہ شد محمد اسمٰعیل دیا لگڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ حال میرک ضلع منٹگمری

نمبر ۱۶۳۷۱:- میں خاتون بیگم زوجہ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب قوم منگلہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن چک منگلہ نمبر ۸۶ شمالی ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پنجاب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے -

جھمکے طلائی وزنی ۲ تولے مالیتی دوصد روپیہ

ہار طلائی وزنی دو تولہ مالیتی دوصد - - ۲۰۰ روپیہ

لہٰذا کل مجموعی قیمت سات سو روپیہ اور حق مہر مبلغ ۲۵/- روپیہ جو میرے خاوند محترم کے ذمہ واجب الادا ہیں جو میری ملکیت ہے میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

الامۃ:- خاتون بیگم زوجہ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب چک منگلہ تحصیل و ضلع سرگودھا

گواہ شد:- موصی ۲۷۹۷ سینیئر انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا $\frac{1}{61}$ ۱۷

گواہ شد میر رفیع احمد صاحب موصی ۹۷۴۱ ولد ڈاکٹر برکت اللہ صاحب حال چک منگلہ ضلع سرگودھا

گواہ شد- بقلم خود عزیز الرحمٰن منگلہ ولد غلام محمد مربی سلسلہ خاوند موصیہ مذکور ساکن چک منگلہ ضلع سرگودھا

فطرانہ

اس سال فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ البتہ اگر کسی شخص میں پوری شرح پر فطرانہ ادا کرنیکی توفیق نہ ہو تو وہ نصف شرح پر یعنی پچاس نئے پیسے فی کس کے حساب سے ادا کر سکتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ خاندان کے تمام افراد کیلئے فطرانہ ادا کیا جائے خواہ مرد ہوں یا عورت۔ حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ کے لئے بھی اس کے والدین یا سرپرست مقررہ شرح سے فطرانہ ادا کریں۔

فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جائے۔ تا اس رقم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ، مساکین اور نادار احباب میں تقسیم فرما دیں۔ باقی نو حصے مقامی غرباء میں تقسیم کر دیئے جائیں البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ دوسرے چندوں کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دی جائے۔

چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اسلئے بہتر یہی ہے کہ رمضان کے شروع میں ہی فطرانہ ادا کر دیا جائے۔ تاکہ عید سے پہلے مستحق احباب کو پہنچ جائے اور وہ بھی عید کی خوشی میں شامل ہو جائیں

(نائب ناظر بیت المال ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے - ملتان ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے ملتان درج ذیل کام کے لئے شیڈول نرخوں کے سربمہر ٹنڈر ۱۷ فروری ۶۲ء کو ۱۲ بجے تک وصول کریں گے۔ ٹنڈر اسی دن سوا بارہ بجے برسر عام کھولے جائیں گے۔

کام کی تفصیلات	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل کام
۱- پاکپتن کے ریلوے ریسٹ ہاؤس میں فلشنگ کے انتظامات کی فراہمی	۶۰۰۰/-	۱۲۰/-	ایک ماہ

۲ - ٹنڈر لازمی طور پر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں جو دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے ۱۷ فروری ۶۲ء کے دس بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کی ناقابل واپسی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۳ - تفصیلی ٹنڈر نوٹس مع شرائط و کوائف درخواست پیش کر کے دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۴ - صرف منظور شدہ ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں۔ ایسے ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں اور وہ ان کاموں کے لئے ٹنڈر داخل کرنا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے کہ ۱۶ فروری ۶۲ء سے قبل اندراج کے لئے درخواست دیدیں۔ وہ اپنی موجودہ مالی حالت اور سابقہ تجربہ سے متعلق ضروری سندات کی کسی گزیٹڈ آفیسر سے تصدیق شدہ نقول اپنی درخواستوں کے ہمراہ منسلک کریں۔

تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف درخواست پیش کر کے زیر دستخطی کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

وزیر خزانہ کی پریس کانفرنس (بقیہ صفحہ اول)

تنظیم کے بعد اقتصادی ترقی کی سکیموں پر زیادہ تیزی اور عمدگی سے عمل کیا جانے لگا ہے وزیر خزانہ نے کہا کہ میں اپنے لائق پیشرو مسٹر شعیب کی عمدہ اور ترقی پسند پالیسیوں کو جاری رکھنے کی ہر امکانی کوشش کروں گا۔ انہوں نے ایک مشکل کام بڑی کامیابی سے انجام دیا ہے۔

وزیر خزانہ نے اپنے بیان میں مزید کہا پاکستان کروڑوں عوام کی قربانی کی بدولت قائم ہوا ہے اور یہ قائداعظم رح کی مقدس امانت ہے ہمیں پاکستان کی بقا تعمیر و ترقی اور خوشحالی کے لئے قومی استحکام کو فروغ دینا چاہئیے۔ میں حسب ذیل مقاصد ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھوں گا۔

میرا پہلا اور اہم ترین کام یہ ہوگا کہ مالی کنٹرول اور نظم و ضبط کو سختی سے نافذ کیا جائے اس سلسلہ میں صدر نے مجھے مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے۔

مالی نظم و ضبط کی اس پالیسی پر عملدرآمد کے وقت ہم ترقی پذیر معیشت کی حقیقی ضرورتوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ میں ایک بشکر کاروائی زاویہ نظر ترک کرکے ملک کے اقتصادی مسائل کے سلسلہ میں ان کے وسیع تر تقاضوں کو پیش نظر رکھنے کی کوشش کروں گا۔ ایک ترقی پذیر معیشت کے مسائل ہمیشہ کسی اٹل مالی نقطہ نظر سے حل نہیں کئے جا سکتے بلکہ وسیع تر اقتصادی مصلحتوں کو ہمیشہ فوقیت ملنی چاہیئے۔ ممکن ہے اس کے لئے بعض خطرات بھی مول لینا پڑیں۔

اقتصادی ترقی ضروری ہے مگر ملک کی آزادی اور سلامتی اس سے بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ دفاعی افواج کی حقیقی ضرورتوں کو وہی اولیت اور اہمیت دی جائے گی جس کی وہ مستحق ہیں۔

پاکستان میں اقتصادی ترقی کے عمل کو اسلام کے معاشرتی عدل کے اصولوں سے ہم آہنگ کرنا ضروری ہے۔ اقتصادی ترقی سے چند خوش قسمت افراد کی بجائے عوام کے تمام طبقوں کو فائدہ پہنچنا چاہیئے۔ میں ایسی اقتصادی اور مالی پالیسیاں اختیار کرنے کی کوشش کروں گا جن سے دولت کی تقسیم زیادہ منصفانہ ہو سکے۔ زیادہ آمدنی اور کم آمدنی والے لوگوں میں نمایاں تفاوت دور ہو سکے اور ملک میں ایک صحتمند متوسط طبقے کو ابھرنے اور پنپنے کا موقع مل سکے

ہمیں عوام کے تمام طبقوں اور معیشت کے تمام شعبوں میں اعتماد پیدا کرنا چاہیئے۔ میں اس موقع پر مشرقی پاکستان کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں گزشتہ تین سال میں ترقی کی رفتار بہت تیز رہی ہے۔ اس رفتار کو ابھی اور زیادہ تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ اس حکومت سے زیادہ کسی حکومت نے مشرقی پاکستان کو ترقی دینے کی اتنی کوشش نہیں کی۔

درخواست دعا

خاکسار کا پوتا عزیزم عبدالحی عمر دو ماہ سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو صحت کاملہ عطا فرماوے اور عمر دے اور خادم دین بنائے۔

(محمد رمضان کارکن تبشیر)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ایکسیر پایوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پایوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

۱۔ چونڈی

بچوں کے دست پیاس اور دانت نکلنے کے عوارض کے لئے بہترین۔ فی شیشی ایک روپیہ

۲۔ جنم گھٹی

نوزائیدہ بچوں کے پیٹ کی صفائی اور عام بچوں کے پیٹ کی اصلاح کے لئے مفید ہے۔ فی شیشی ۱۲ر

۳۔ راحت گوش

کان بہنے اور زخم وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ فی شیشی ۱۲ر

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ✣ راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس (۱۹۵۴ء) کے مطابق سربمہر ٹنڈر ۲۲ فروری ۶۲ء کو ۱۲ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	عرصہ تکمیل کام
کیمبلپور میں یارڈ کی ری موڈلنگ کے سلسلہ میں دو نئے کیبنوں کی تعمیر۔	۴۰۰۰۰/-	۸۰۰/-	چھ ماہ

۲۔ ٹنڈر جو مقررہ فارم پر ہونے چاہئیں اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر برسرعام کھولے جائیں گے۔

۳۔ ایسے تمام ٹھیکیداران جن کے نام پہلے سے اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس اپنے نام ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے رجسٹر کروالیں

۴۔ ٹنڈر کی دستاویزات جو ٹنڈر فارم ٹھیکیدار کی خصوصی قواعد و ضوابط (حصہ الف اور ب) ہدایا برائے ٹنڈر اور سپیسیفیکیشن (اگر کوئی ہو) بادائیگی ناقابل واپسی قیمت پانچ روپے دستخط کنندہ ذیل سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ٹھیکہ کی خصوصی قواعد پر ٹنڈر دہندہ کو دستخط کرنے ہوں گے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہیں یہ شرائط قبول ہیں۔

۵۔ زر بیعانہ ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے پیشتر ہی ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع ہو جانا چاہیئے۔ بغیر اسکے کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہوگا۔

۶۔ ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ سب سے کم نرخ کے کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرے اور کسی بھی ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر قبول کر سکتی ہے۔

۷۔ شیڈول آف ریٹس سے کم یا زیادہ تین علیحدہ علیحدہ نرخ درج کئے جائیں۔

(ا) ارتھ ورک کے لئے

(ب) صرف لیبر کے لئے

(ج) لیبر اور میٹریل کے لئے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی

پاکستان ویسٹرن ریلوے ✣ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

سنہ ۱۹۶۱-۶۲ء کے درج ذیل ٹھیکہ کے لئے سربمہر ٹنڈر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کے مطابق زیر دستخطی ۲۱ فروری ۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک وصول کریں گے ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں۔ جو دفتر ہذا سے مندرج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے برسرعام کھولے جائیں گے۔

کام	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کروانا ہوگا۔	عرصہ تکمیل کام
اے ای این/۶ لائلپور کے سیکشن میں لائلپور کے مقام پر ریلوے کے نمونہ کے مطابق ۸۰۰۰۰ (آٹھ لاکھ) درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی۔	۱۰۰۰/-	تین ماہ

۲۔ صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں ٹنڈر ارسال کریں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں ان کو اپنے سابق تجربہ اور مالی حالت کی اسناد ہمراہ لا کر ۲۱ فروری ۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ اور تخمینہ کسی بھی یوم کار کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ ۲۱۔ فروری ۶۲ء سے قبل ہی زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو پرسنٹیج ریٹ پورے روپوں میں تحریر کرنا چاہیئے۔ کسور والے نرخ مسترد کر دئے جا سکتے ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پی۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور

ہمدرد نسواں (جوب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دواء۔ قیمت مکمل کورس انیس ۱۹ روپے۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ